Regd No. S 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

فی پرچہ ۲ آنے

الْمُصْلِح

منگل

۹ ذوالقعدہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ ۔ ۲۱ وفا ۱۳۳۲ھ ۔ ۲۱ جولائی ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۹۵

سندھ میں اس سال پانچ کروڑ روپے سے زیادہ کا مالیہ وصول کیا جا چکا ہے

کراچی ۲۰ جولائی۔ سندھ میں اس سال ۵ کروڑ روپے سے زیادہ کا مالیہ اکٹھا کیا گیا۔ سندھ کی تاریخ میں اب تک اتنا مالیہ اکٹھا نہیں کیا گیا۔ صوبہ سندھ کے وزیر مال پیر علی محمد راشدی نے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سال اتنا مالیہ اکٹھا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ محکمہ مال کے افسران نے وصولی کے کام کی ذاتی طور پر نگرانی کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس مہینے کی اس تاریخ کے بعد بھی جبکہ موجودہ سال کی مالگذاری اکٹھا کرنے کی میعاد ختم ہو جائیگی۔ مالیہ کی فراہمی کا کام جاری رہے گا۔

تہران ۲۰ جولائی۔ کل ایرانی پارلیمنٹ کا وجود قریباً قریباً ختم ہو گیا۔ کیونکہ کل سپیکر کے اجلاس طلب کرنے پر صرف انیس ممبر حاضر ہوئے۔ یہ سب ممبر وہ تھے۔ جو ڈاکٹر مصدق کے مخالف ہیں۔ ڈاکٹر مصدق کے حامی ممبر جنہوں نے مجلس سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ مجلس کی عمارت میں داخل نہیں ہوئے۔ اب تک مستعفی ہونے والو

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد (بذریعہ ڈاک) ۱۶ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو حرارت کے علاوہ کل پاؤں میں نقرس کی تکلیف بھی تھی ۱۷ جولائی۔ سر درد اور کچھ نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں ؞

درآمد شدہ گیہوں کی قیمت میں دو روپے فی من کی کمی کر دی گئی

کراچی ۲۰ جولائی۔ حکومت پاکستان نے کراچی میں درآمد شدہ گیہوں کی قیمت میں دو روپے فی من کمی کر دی ہے۔ اب گیہوں کی قیمت مع بوری گیارہ روپے آٹھ آنے فی من ہوگی۔ اب تک گیہوں تیرہ روپے آٹھ آنے فی من بک رہا تھا۔ آج صبح مرکزی کابینہ اور صوبائی و ریاستی وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا وزیر خوراک خان عبدالقیوم خان نے کانفرنس کے دو روزہ اجلاس کے بعد بتایا کہ حکومت نے طے کیا ہے کہ آئندہ سال کی فراہمی کے سلسلہ میں گندم گیارہ روپے آٹھ آنے فی من خریدا جائے۔ اس میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی ؞

برطانوی مصری تنازعہ کے تصفیہ کے متعلق جنرل رابرٹسن کی توقعات

قاہرہ ۲۰ جولائی۔ مشرق وسطیٰ میں برطانوی فوجوں کے سابق کمانڈر انچیف جنرل رابرٹسن رات قاہرہ پہنچ گئے۔ انہوں نے قاہرہ پہنچنے پر کہا۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ نہر سویز کے متعلق تمام مسائل پر مصر اور برطانیہ میں سمجھوتہ ہو جائیگا۔ جس میں مصر کی خود مختاری کا پورا پورا احترام کیا جائیگا۔ قاہرہ میں برطانوی سفارت خانہ نے اس امر کی تردید کی ہے۔ اور نہ تائید۔ کہ جنرل رابرٹسن سویز کے جھگڑے کے متعلق برطانیہ کی طرف سے نئی تجویزیں لائے ہیں۔ ادھر قاہرہ میں امریکی سفارت خانے نے اس امر کی تردید کی ہے۔ کہ جنرل نجیب نے صدر آئزن ہاور کو کوئی پیغام بھیجا ہے۔

سویز کے جھگڑے کے متعلق ڈلس کی تجویز

قاہرہ ۲۰ جولائی۔ قاہرہ کے اخبار ''بعل'' نے لکھا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے مصر کو یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ امریکی کاریگر برطانوی کاریگروں کے ساتھ مل کر نہر سویز کے اڈوں کی دیکھ بھال کریں۔ اور اس علاقے پر مصر کی مکمل خود مختاری کو تسلیم کر لیا جائے۔

ریاست بہاولپور میں پٹرول پر سے ٹیکس ختم کر دیا گیا

بغداد الجدید ۲۰ جولائی۔ ریاست بہاولپور میں پٹرول پر چھ آنے فی گیلن جو ٹیکس لیا جاتا تھا۔ ریاستی حکومت نے اسے ختم کر دیا ہے۔ اب ریاست میں پٹرول کی قیمت وہی ہو گئی ہے جو پاکستان کے دوسرے حصوں

برطانیہ نے فوجی اڈے حاصل کرنے کے عوض لیبیا کو پندرہ لاکھ پونڈ سالانہ دینے کا وعدہ کر لیا

لندن ۲۰ جولائی۔ برطانیہ نے لیبیا میں اپنے فوجی اڈے رکھنے کے معاوضہ میں لیبیا کو پندرہ لاکھ پونڈ سالانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس بارہ میں برطانیہ اور لیبیا کے وزیر اعظم محمود منتصر میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ ایجنسی فرانس نے خبر دی ہے۔ کہ امریکہ بھی طرابلس میں ایک ہوائی اڈہ کرایہ پر لینے کے لئے لیبیا سے بات چیت کرے گا۔ قاہرہ کے اخبار المصری نے حکومت مصر کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ ہوشیار رہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ برطانوی فوجیں اس کے علاقہ کے قریب تعینات کر دی جائیں۔ اور وہ مصر کے لئے خطرہ کا باعث بن جائیں۔ لیبیا کے وزیر اعظم محمود منتصر فرانس کے وزیر اعظم موسیو لینیل اور دوسرے اعلیٰ فرانسیسی حکام سے ملاقات کرنے کے بعد کل پیرس سے طرابلس روانہ ہو گئے۔

ایک ناقابل شناخت انگریز کو برطانوی پولیس کے حوالے کر دیا گیا

قاہرہ ۲۰ جولائی۔ مصری پولیس نے ایک ناقابل شناخت انگریز کو برطانوی پولیس کے حوالے کیا ہے۔ برطانوی پولیس کا کہنا ہے کہ یہ وہ برطانوی ہوا باز نہیں ہے۔ جس کی گمشدگی کے متعلق پچھلے دنوں مصر میں ہنگامہ ہوا تھا۔

تیونس کے قوم پرست لیڈر لاپتہ ہو گئے ہیں

تیونس ۲۰ جولائی۔ تیونس کے ایک قوم پرست لیڈر ہادی نور اپنے گھر سے لاپتہ ہو گئے ہیں پولیس کا خیال ہے۔ کہ وہ حملہ آوروں کے ڈر سے کہیں چھپ گئے ہیں۔

ریاست خیرپور کے وزراء میں محکموں کی تقسیم

خیرپور ۲۰ جولائی۔ خیرپور کی نئی کابینہ کے محکموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتاز حسن قزلباش کے پاس نظم و ضبط۔ خزانہ۔ مال اور کپڑے کے کارخانوں کے محکمے ہوں گے مسٹر اللہ دین سیال کے پاس تعلیم۔ شہری رسد خوراک اور حمل و نقل کے محکمے ہوں گے۔ مسٹر علی مردان کے پاس صحت طبی امداد۔ صنعت کانوں۔ امداد باہمی اور اطلاعات کے محکمے ہوں گے۔ مسٹر بدر الدین کے پاس زراعت جنگلات اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے محکمے ہوں گے۔

ہنگری میں نئی کابینہ بن گئی

بوڈاپسٹ ۲۰ جولائی۔ بوڈاپسٹ ریڈیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہنگری کی کابینہ کے نئے اراکین کے تقرر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ لیکن پرانی وزارت کے چار ممبروں کو ابھی تک کابینہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

خیرپور ۲۰ جولائی۔ ریاست خیرپور کی حکومت نے مہاجر ٹیکس آرڈیننس میں چھ ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے خلاف دست درازی

لاہور ۲۰ جولائی۔ پنجاب کے ہنگاموں کی تحقیقاتی عدالت نے جماعت اسلامی کی یہ درخواست رد کر دی۔ کہ لاہور کے روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ایک ایسا اداریہ مقالہ لکھا تھا جس سے عدالت کی توہین ہوتی ہے اس لئے اس کے خلاف کاروائی کی جائے۔

ایتھنز ۲۰ جولائی۔ یونان نے غیر ملکوں میں اپنے سکہ کی قیمت آدھی کر دی ہے تاکہ یونانی مال سستے داموں بیچا جا سکے

روس میں یوگوسلاوی سفارتی نمائندوں پر سفر کی پابندیاں کم کر دی گئیں

بلغراد ۲۰ جولائی۔ بلغراد میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روسی حکومت نے یوگوسلاویہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ روس میں غیر ملکی سفارتی نمائندوں کی نقل و حرکت پر پابندیوں میں جو کمی کی گئی ہے۔ یوگوسلاویہ کے نمائندے بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلغراد میں روسی سفارت خانے نے یوگوسلاوی حکام سے کہا ہے۔ کہ سوائے ان علاقوں کے جہاں مغربی ملکوں کے سفارتی نمائندوں کو جانے کی اجازت نہیں۔ یوگوسلاوی نمائندے ہر جگہ آزادی سے نقل و حرکت کر سکتے ہیں۔

مسٹر بٹلر کی چرچل سے اہم ملاقات

لندن ۲۰ جولائی۔ رات برطانیہ کے وزیر خزانہ اور قائم مقام وزیر اعظم مسٹر بٹلر نے مسٹر ونسٹن چرچل سے دیر تک ملاقات کی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا۔ کہ یہ بات چیت خفیہ تھی۔ اس لئے اس کے بارہ میں کوئی تفصیل نہیں بتائی جائیگی۔ لیکن برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کے کہنے کے مطابق اس بات چیت

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا ؞

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۲ر جولائی ۵۳ء

ومن النّاس من یّعجبک قولہٗ

"المصلح" کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے سورہ بقرہ رکوع ۲۵ کی کچھ آیات نقل کرکے بتایا تھا، کہ اللہ تعالےٰ نے ان آیات کے شروع میں انسانوں کے ایک ایسے ٹائپ کا ذکر فرمایا ہے۔ جو محض خوبصورت تقریروں اور ادبی خوش بیانیوں کے بل پر عوام کو اپنے پیچھے لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ اس ٹائپ کے انسان کو حقیقت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ مگر وہ اپنے حقیقی اغراض و مقاصد یعنی دنیا طلبی کو چھپانے کے لئے دینداری کا لباس بھی پہن لیتا ہے۔ اور عوام سے اللہ تعالےٰ کے نام پر اپیل کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ صرف اللہ تعالےٰ کی حکومت اور محض دین کی خدمت ہمارے پیش نظر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسا انسان اگرچہ صرف دنیا کی خاطر ایسا کرتا ہے۔ مگر اپنی باتوں کو تقویت دینے اور پر اثر بنانے کے لئے

یشھد اللہ ما فی قلبہٖ

اللہ تعالیٰ کو اپنے "مافی الضمیر" کا گواہ بھی بناتا ہے۔ مطلب یہ کہ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ اس کو ایسا رنگ دیتا ہے۔ کہ بظاہر دیکھنے والے یہ سمجھیں۔ کہ یہ دین کی خدمت کر رہا ہے۔ بھولے بھالے عوام جو تیز نگاہ نہیں رکھتے۔ خوبصورت الفاظ اور عبارتوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں، اور اسی کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ وہ انہیں جدھر دھکیلتا ہے۔ ادھر لڑھک جاتے ہیں۔ مگر چونکہ اس کے پیچھے کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ ہر مہم میں ناکام ہوتا ہے۔ اور جب ایک مہم میں ناکام ہوتا ہے ۔ . . . . تو اپنی سحر بیانیوں سے اپنے پیروؤں کو کسی نئی مہم کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور پہلی مہم کی ناکامی کو ان کے دل سے محو کرنے کے لئے ان کے سامنے ہر وقت نئے نئے عزائم پیش کرتا ہے۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے "اذا تولّٰی" فرما کر انکشاف فرما دیا ہے۔ کہ ایسا شخص عموماً حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ اشتراکی اور فسطائی لیڈروں کا یہی منتہائے مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ اشتراکیت کا سب سے بڑا عملی مقصد جو بتایا جاتا ہے۔ یہی ہے۔ کہ متمول لوگوں کی بجائے مزدوروں کی حکومت قائم کی جائے۔ یہ لوگ اس دلاویز مقصد کو عوام کے سامنے بظاہر بڑے معقول دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اور آخر ان کی مدد سے حکومت پر قابض ہو جاتے ہیں۔ عوام تو ویسے کے ویسے مزدور ہی رہتے ہیں۔ مگر وہ خود ملک کے تمام سیاہ و سفید کے مالک بن جاتے ہیں۔

اشتراکیت اور فسطائیت تو خیر خالص دنیاوی تحریکیں ہیں۔ ان کے پیش نظر تو دنیا ہی ہے۔ چونکہ یہ تحریکیں ان ملکوں میں پیدا ہوئیں، جہاں مادہ پرستی عروج پر ہے۔ اس لئے ان تحریکوں کے چلانے والوں نے ایسے ایسے پروگرام عوام کے سامنے پیش کئے۔ جو ان کے دلوں کو موہ لینے والے تھے۔ چونکہ آج کی مشینی دنیا میں مزدوروں کی تعداد تمام ملکوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور چند متمول لوگ عموماً عیش پرست ہوتے ہیں۔ اس لئے مزدوروں کو ان کے خلاف ابھارنا نہایت آسان ہوتا ہے۔ اس طرح اشتراکی اور فسطائی لیڈروں نے صرف دنیا کے فوائد و آرام عوام کے سامنے رکھے ہیں۔ اور وہ خوش آئند نعروں اور فقروں سے انہیں اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ خالص مادہ پرست ملکوں کے ایسے لیڈر بھی اس اصول پر عمل کرتے ہیں۔ جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے یہاں خاص طور پر ان لیڈروں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو دین کے نام پر حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں اس قسم کی لیڈرشپ کا آغاز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہد خلافت میں خوارج نے کیا تھا۔ اور اگرچہ خوارج ہمیشہ ناکام ہوتے رہے ہیں۔ مگر ان کا لگایا ہوا پودا آکاس بیل کی طرح ہمیشہ نخل اسلام پر چھایا رہا ہے۔ اور اگرچہ وہ نخل اسلام کو بالکل خشک کرنے میں ناکام رہا ہے۔ مگر اس نے بہت سا نقصان پہنچایا ہے۔ اور اسلام کی نشو و نما اور پھیلاؤ میں سخت حائل ہوتا رہا ہے۔

اس زمانے میں اشتراکی اور فسطائی تحریکوں سے متاثر ہو کر بعض اسلامی ملکوں میں آج پھر ایسی تحریکیں رونما ہوگئی ہیں۔ جن کے لیڈر ملک میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے دعویدار ہیں۔ اور ان کا طریق کار تقریباً وہی ہے۔ جو اشتراکیوں اور فسطائیوں کا ہے۔ یعنی حکومت پر بزور قوت قبضہ کیا جائے۔ اور قوت کے زور سے ہی حکومت کی جائے۔ ان کا حقیقی محرک تو وہی ہے۔ جو اشتراکی اور فسطائی لیڈروں کا ہے۔ مگر انہوں نے ایوان شاہی میں داخل ہونے کے لئے "اسلامی قانون" کے سم سم سے کام لینا چاہا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ چونکہ ان کے پاس سوائے حسین باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ دین کی خدمت کا حقیقی جوش ان کی رگ و پے میں نہیں اٹھتا۔ بلکہ وہ محض دنیاوی قوت کے حصول کے خواہاں ہوتے ہیں۔ اور دین کو انہوں نے محض حصول غرض کا ایک ذریعہ بنایا ہوتا ہے۔ اس لئے بالفرض وہ حکومت پر قابض بھی ہو جائیں، تو وہ فتنہ و فساد کریں گے۔ وہ کھیتیوں اور نسلوں کو برباد کریں گے۔ یعنی وہ اپنے ہمخیالوں کے سوا باقی تمام لوگوں کو مٹا دیں گے۔

چنانچہ آپ دیکھ لیں۔ اس قسم کی خالص مادی تحریکوں میں بھی یہی ہو رہا ہے، روس میں اس کے لئے کتنی خونریزی ہوئی ہے۔ اٹلی، سپین، جرمنی وغیرہ مغربی ممالک میں یہی ہوا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں غلط مذہبی تحریکوں کی یہ گویا نشانی بتائی ہے۔ کہ ایسی تحریکوں کے لیڈر جب حکومت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ تو وہ اپنے ہم خیالوں کے سوا سب کو فنا کی گھاٹ اتار دینا چاہتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ نے دراصل ایسے لیڈر کی جس کے پیش نظر ہوتی تو محض دنیا ہے۔ مگر وہ مذہب کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے۔ پہچان بتائی ہے۔ ایک صحیح دینی لیڈر جو محض خدمت اسلام کے لئے جد و جہد کرتا ہے۔ اگر وہ والی اور حاکم بن جاتا ہے۔ تو وہ ہرگز اپنے مخالفین کو بزور قوت مٹانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ان کو پوری پوری آزادی دیتا ہے۔ اور پھر صداقت کی قوت سے ان پر فتح پاتا ہے۔ مگر مذہب کے نام پر دنیا کے طالب لیڈر کو اپنے مخالفین کے ساتھ طرز عمل سے فوراً پہچانا جاتا ہے۔ ایسے لیڈر کا دراصل اللہ تعالےٰ پر کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ بھی دنیاوی لیڈروں کی طرح مادی قوت پر ہی بھروسہ رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا تمام طرز عمل دنیاوی لیڈروں کی طرح ہوتا ہے۔ اگر وہ کھلم کھلا ان پر تلوار چلانے سے ڈرتا ہے۔ تو وہ ایسے قانون بناتا ہے۔ جن میں وہ اپنے مخالفین کو اس طرح جکڑ دے۔ کہ اگر وہ ذرا جنبش کریں۔ تو قانون کی مشینری انہیں پیس کر رکھ دے۔

اس قسم کی دنیاوی تحریکیں تو چونکہ کھلم کھلا دنیاوی ہوتی ہیں۔ اور ان کے مخالفین بھی صرف مادی قوتوں پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی حد تک کامیابی شاید ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہٹلر یا مسولینی یا لینن اور سٹالن کو اپنے اپنے وقت میں ہوئی۔ مگر جب کوئی دین کے نام پر ایسا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ خاموش نہیں رہ سکتا۔ وہ آگے بڑھ کر حق سے تجاوز کرنے والے کے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے۔

واللہ لا یحبّ الفساد

الغرض ان آیات سے صحیح اسلامی تحریک اور غلط اسلامی تحریک کا امتیاز بھی ہو سکتا ہے۔ غلط اسلامی تحریک کے چلانے والے اکثر فتنہ و فساد کا طریق کار اختیار کرتے ہیں۔ ایسے طریق اختیار کرتے ہیں۔ جن سے وہ بالجبر اپنے مخالفین کو مٹا دیں۔ مگر ایک صحیح اسلامی تحریک ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو صرف اور صرف اللہ تعالےٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں جو کرتے ہیں۔ ان کا منتہائے مقصود نہ حکومت پر قبضہ ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی اور جاہ و حشمت کا مقام۔ وہ فتنہ و فساد کو اسی طرح برا سمجھتے ہیں۔ جس طرح ان کا محبوب حقیقی اللہ تعالیٰ اس کو برا سمجھتا ہے۔ وہ ہر کام میں خاص کر دین میں کسی قسم کے جبر کو دین کی اشاعت کے لئے سخت مضر سمجھتے ہیں۔ وہ مخالفین صداقت کو تلوار سے نہیں بلکہ صداقت کی ذاتی قوت سے فتح کرتے ہیں۔ ان کا تمام تر بھروسہ اللہ تعالےٰ پر ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ اور آخر میں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ (رفاقی)

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی صحت کے لئے درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور آجکل علاج کی غرض سے لاہور میں قیام فرما ہیں۔ ان کی صحت کے متعلق گذشتہ تازہ ترین اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرض میں ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں۔ بلکہ طبیعت روز بروز نڈھال ہوتی جا رہی ہے۔ اور غذا بھی ٹیوب کے ذریعہ دی جا رہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں نہایت الحاح سے درخواست ہے۔ کہ وہ محترمہ بیگم صاحبہ کیلئے بدستور دعا جاری رکھیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق

امریکہ کے مشہور دشمن اسلام مسٹر ڈوئی کا انتہائی عروج کے بعد عبرتناک زوال

(از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ اسلام مقیم (امریکہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

انجام کا آغاز

۲۷ر دسمبر ۱۹۰۲ء کے لیوز آف ہیلنگ میں ڈوئی نے لکھا:۔

"ہندوستان میں ایک بے وقوف شخص ہے جو محمدی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ مجھے بار بار لکھتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کشمیر میں مدفون ہیں۔ جہاں پران کا (مقبرہ) دیکھا جاسکتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ اس نے خود وہ مقبرہ دیکھا ہے۔ مگر بے چارہ دیوانہ اور جاہل شخص پھر بھی یہ بہتان لگاتا ہے کہ حضرت مسیحؑ ہندوستان میں فوت ہوئے (واقعہ یہ ہے کہ) خداوند مسیح بیت عنیا کے مقام پر آسمان پر اٹھایا گیا۔ جہاں پر وہ اپنے سماوی جسم میں موجود ہے۔"

یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ مسٹر ڈوئی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا۔ اور وہ بھی اسی درجہ حقارت کے ساتھ۔ اسے اپنی طاقت و قوت پر۔ اپنی بڑھتی ہوئی دولت و حشمت پر۔ اپنے ترقی کرتے ہوئے شہر پر۔ اپنی حیرت خیز شہرت پر۔ اور اپنے مریدوں کی کثرت پر غرور تھا۔ حد درجہ غرور۔ اس کے نزدیک ہندوستان کا یہ شخص نہایت ہی کس مپرس۔ کم عقل اور کم علم انسان تھا۔ مگر اپنی عقل و علم پر تکبر کرنے والے ڈوئی کو یہ علم نہ تھا۔ کہ اس "غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر" انسان کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی غیرت جب بھڑکتی ہے۔ تو اس کے سامنے نہ کسی کی طاقت و قوت ٹھہر سکتی ہے۔ نہ دولت و حشمت۔ اور نہ شہرت و اقتدار۔ اس کے ایک اشارے پر شہر گر سکتے۔ اور ملک برباد ہوسکتے ہیں۔ ان حقارت خیز الفاظ سے اس کم بخت انسان نے خدائے قہار کے جوش کو بھڑکایا تھا۔ اس دشمنِ نادان و بے راہ کو یہ علم نہ تھا۔ کہ اس نے خود ہی تیغ برّان محمدؐ کو دعوت دی ہے۔ اور اس کی بنیاد بھی عین اس وقت سے رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ اس نے یہ ذلیل الفاظ اپنے بدقسمت قلم سے نکالے۔ اسی پرچہ میں۔ اسی مضمون میں جو در حقیقت اس کی ایک تقریر کا متن تھا ان چند سطور کے بعد ہی یہ اعلان کیا۔ کہ وہ عنقریب نیویارک میں ایک بڑا جلسہ کریگا۔ تاکہ امریکہ کے اس سب سے بڑے شہر سے گھر گھر اپنی تبلیغ شروع کرکے گویا سارے امریکہ پر ایک یلغار کردی جائے۔ چنانچہ اس نے کہا:۔

"میں نہیں جانتا کہ میں امریکہ کے اس عظیم شہر میں اپنے مشن کو پھیلانے کے دیرینہ ارادہ کے لئے کب وقت نکال سکوں گا۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ سفر آئندہ خزاں سے زیادہ ملتوی نہ ہوگا۔"

یہ جلسہ حسب پروگرام سال آئندہ کی خزاں میں منعقد بھی ہوا۔ مگر یہی جلسہ ڈوئی کے زوال کا پیغام بھی لایا۔ اس کی تفصیلی داستان عبرتناک اور ایمان افروز ہے۔ جنوری ۱۹۰۳ء میں اس نے یہ پروگرام لیوز آف ہیلنگ میں معین طور پر شائع کر دیا۔ کہ وہ Zion کے Restoration Host کے تین ہزار سپاہیوں کے ساتھ نیویارک کی سب سے بڑی جلسہ گاہ میڈی سن سکوائر گارڈن میں ماہ اکتوبر کے دوران میں متواتر دو ہفتے تک روزانہ میٹنگیں منعقد کرے گا۔ امریکہ بھر کے اخباروں میں یہ خبر بڑے جلی عنوانوں اور خوب حاشیہ آرائی کے ساتھ شائع ہوئی۔ ڈوئی کے لئے یہ قدم معمولی نہ تھا۔ زائن سٹی سے نیویارک کا فاصلہ نوسو میل کے قریب ہے۔ اس لمبے فاصلے کے لئے ہزاروں اشخاص کا آمد و رفت کا کرایہ۔ پھر دو ہفتے تک ان کا ہوٹلوں اور خورد و نوش کا کرایہ۔ پھر میڈی سن سکوائر گارڈن جیسی جگہ کو جس کا ایک رات کا کرایہ ہی ہزاروں ڈالروں سے کم نہیں ہوتا۔ متواتر دو ہفتے کے لئے حاصل کرنا پھر نیویارک کے ہر گھر میں لٹریچر دینے کے اخراجات الغرض یہ سب انتظامات لاکھوں ڈالروں کے خرچ کے متقاضی تھے۔ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ امریکہ کا پریس یہ خبر سن کر چونکہ نہ پڑتا۔ مثال کے طور پر نیویارک کا نیویارک جرنل لیجئے۔ اس نے اس خبر کو اس عنوان کے ساتھ اپنے ۳ر فروری ۱۹۰۳ء کے پرچے میں شائع کیا۔

"ڈوئی کا لشکر ہم پر چڑھائی کرنے والا ہے"

"میڈی سن سکوائر گارڈن کیمپ کے لئے کرایہ پر لے لیا گیا۔"

اس خبر کی اشاعت پر امریکن رپورٹر ملک کے طول و عرض سے شہر صیہون میں پہنچ گئے۔ اس میٹنگ کی دعوت امریکن صیہونیوں کو ہی نہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے صیہونیوں کو بھجوائی گئی۔ خود ڈوئی نے اپنے اخبار میں اعلان کیا۔ کہ:۔

"ہر وہ صیہونی جس نے احیاءِ عیسویت کی قسم کھائی ہے۔ اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے بحیثیت ایلیاہ ہونے کے اس جماعت کے ہر ممبر کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نیویارک چلے اور سوائے اس کے کہ ان کو کوئی ایسا عذر ہو۔ جس کی بنا پر وہ خدا تعالےٰ کے عرش عدل کے سامنے بری ہوسکیں۔ انہیں اس ہدایت کی تعمیل سے انحراف نہ کرنا چاہیئے۔"

اس اعلان کے شائع ہوتے ہی تین ہزار کا "لشکر" چند دنوں میں تیار ہوگیا۔ اور آئندہ دس مہینے تک اس جلسہ کی پبلسٹی اخبارات میں ہوتی رہی۔ دس لاکھ کارڈ۔ دو ورقے ٹریکٹ اور پروگرام کے اشتہارات ہزار ہا ڈالر خرچ کرکے چھپوائے گئے۔ صیہونی بینڈ اور آرکسٹرا کے لئے نئی یونیفارمیں تیار ہوئیں، گانے والوں کے لئے نئے لباس بنے۔ جھنڈیاں اور علم۔ موسیقی کے آلات اور ان بھاری آلات کو رکھنے کے اسٹینڈ خاص آرڈر دیکر بنوائے گئے۔ تین ہزار اشخاص کھانے پینے کے سامان اور ان کے ڈائننگ روم کا سامان الگ خریدا گیا۔ زائن گارڈ کی یونیفارمیں اور اور سینکڑوں آئیٹموں پر کثیر رقم صرف کی گئی، اور ان سب تیاریوں کی تفاصیل ساتھ ساتھ پریس میں آتی رہیں۔ اور اسکی شہرت اس قدر بڑھی کہ ایک ریلوے کمپنی نے صیہون سے نیویارک جانے والوں کو صرف پندرہ ڈالر میں واپسی سفر کا رعایتی ٹکٹ جاری کیا۔

اکتوبر کے شروع میں ایک روز صیہون سے آٹھ ٹرینیں "صیہونی لشکر" سے لدی ہوئی نیویارک کے لئے روانہ ہوئیں۔ تمام صیہونیوں کو "جنرل اوورسیر ڈوئی" کا حکم یہ تھا۔ کہ وہ اسٹیشن سے سیدھے میڈی سن سکوائر گارڈن پہنچیں۔ ڈوئی نے اپنے قیام کا انتظام نیویارک کے خوبصورت پارک ایونیو ہوٹل میں کروایا۔ نیویارک کے اخبارات دی سن۔ دی ورلڈ۔ دی امریکن۔ دی ٹریبیون۔ دی جرنل وغیرہ نے ان مہمانوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور ان کی آمد کے پروگرام کی تمام تفاصیل کو شائع کیا۔

ماہ اکتوبر کے ایک اتوار کی شام کو دو ہفتے کی میٹنگوں کا باقاعدہ افتتاح ہونے والا تھا۔ یہ شام ڈوئی کے لئے ایک فیصلہ کن شام تھی۔ کیونکہ اس کی کامیابی پر اس کا سکہ سارے ملک میں جو پہلے ہی اسکی ترقی سے مرعوب تھا۔ بیٹھ جانے والا تھا۔ میڈی سن سکوائر گارڈن میں قریباً پندرہ ہزار حاضرین موجود تھے۔ اور ہزاروں ہزار لوگ گارڈن کے باہر بھی کھڑے تھے۔ ایک طرف زائن ہوسٹ کے تین ہزار سپاہی۔ ایک طرف پچاس مختلف بینڈ۔ اس سارے نظارہ نے حاضرین کو مسحور سا کرلیا۔ اپنے روایتی ڈرامائی انداز سے ڈوئی نے جلسے کا پروگرام شروع کیا۔ پہلے بینڈز نے ترانے بجائے۔ پھر ایک مغنیہ نے مذہبی گیت گا کر لوگوں کو مسحور کیا۔ اس کے بعد ڈوئی اپنی معرکۃ الآراء تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ لوگ پتھر کی طرح بت بنے بیٹھے اور بالکل ہمہ تن گوش تھے۔ نیویارک کی تاریخ میں ابھی تک کسی نے اتنے بڑے پیمانے پر اس شہر کو چیلنج نہ کیا تھا۔ مگر ڈوئی نادان ڈوئی نے اس جلسے کا پروگرام خدا تعالیٰ کے ایک صادق مامور کی تحقیر کے ساتھ بنا کر اس نے اپنی بربادی کا طبل خود بجا دیا تھا۔ ڈوئی کا Doom Hour آچکا تھا۔ اس کی ترقی اپنے نکتہ کمال کو پہنچ چکی تھی۔ ڈوئی جادو کردینے والے مقرر کی شہرت رکھتا تھا وہ حاضرین پر چھا جانے کا ماہر جانتا تھا۔ مگر اس قدر تیاریوں کے بعد اس شام کو جب اس نے تقریر شروع کی۔ تو خدائی تقدیر کے ماتحت وہ اپنی ساری کشش کھو چکی تھی۔ اس کا سحر باطل ہو چکا تھا۔ اور اس کا جادو ٹوٹ چکا تھا۔ یوں تو یہ وہی ڈوئی تھا۔

(باقی صفحہ پر)

مستورات کو زیورِ علم سے مزین کیجئے

انسانی اطوار اور اخلاق کو درست کرنے کے لیئے اگر کوئی واحد اور کامل اور لاثانی ذریعہ ہے تو وہ حقیقی علم ہے۔ اور یہی نہیں کہ صرف انسانی اخلاق ہی اس سے اصلاح پذیر ہوتے ہیں۔ بلکہ اگر سچ پوچھا جائے تو اس کو روحانیت سے بھی خاص تعلق ہے بیچارہ علم سے تہیدست انسان کیا شعور رکھتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ جاذبِ فضلِ الٰہی ہے یا عتابِ الٰہی۔ قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے اور اپنے خیال کے مطابق جس کام کو وہ اپنے لئے مفید سمجھتا ہے۔ وہی اس کے نقصان کا موجب اور باعث ہو جاتا ہے۔ لاریب وہ چلتا پھرتا انسان نظر آتا ہے۔ مگر فی الحقیقت وہ مردوں سے بھی گیا گزرا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا ظہور ہوا۔ تاکہ ایسے مردوں میں علم کی روح ڈال کر ان کو زندگی بخشے اور حیاتِ جاودانی کا وارث بنائے۔

اسلام نے علم کے پہلو پر بہت ہی زور دیا ہے۔ اور علم حاصل کرنا ہر ایک انسان کیلئے ضروری اور فرض قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے سردار و مولا رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے یہ کہلوا کر کہ ربِ زدنی علماً ہمیں اس طرف متوجہ کر رہا ہے۔ کہ جب یہ سب سے بڑا عالم انسان علم کا محتاج ہے تو اور کون ہے جو علم کی ضرورت سے مستغنی ہو سکے؟

ہمیں جہاں خود علم صحیح حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہاں مستورات کو علم سکھانا بھی ضروری سمجھنا چاہیئے۔ جہاں ہم اپنے نفوس کی اصلاح ضروری سمجھتے ہیں۔ وہاں اپنے ساتھی کو جو تقویٰ کی راہوں پر عمل درآمد کرنے میں ہمارا ممد و معاون و مددگار ہے ان اخلاقی فضائل سے محروم نہ رکھنا چاہیئے۔ جو کہ انسانیت کا لازمہ اور جزوِ اعظم ہیں۔ جہاں آپ اپنے لئے ہر وقت حصولِ مدارج روحانی کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ کیا وہاں اپنی مستورات کو زہد و تقویٰ۔ جرأت۔ بہادری۔ نیک دلی۔ عفت۔ صدق و وفا وغیرہ وغیرہ کے زیورات سے مزین کرنا نہیں چاہتے۔ جبکہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آجکل کی مستورات نے دنیوی آرائش و زیبائش کو کس قدر مرغوب کیا ہوا ہے۔ اور وہ مذہبی یا اسلامی زیب و زینت سے کس قدر عاری ہیں۔ کیا آپ اپنی مستورات میں ایسی امنگ پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ کہ وہ اخلاقی فضائل کے حصول میں اپنی سابقہ بہنوں کے رنگ میں رنگین ہوں جن کا حال آپ نے اسلامی تواریخوں میں پڑھا ہوگا۔ کہ وہ فصاحتِ بیان اور طلاقتِ لسان میں کیسی شہرہ آفاق تھیں۔ جیسا کہ اسماء جو حضرت یزید بن السکن اشہلی صحابی انصاری کی دختر تھیں۔ کے واقعہ سے ظاہر ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تمام صحابیہ عورتوں نے کمیٹی کر کے اور اسماء کو اپنا قائم مقام بنا کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دربارِ مبارک میں روانہ کیا۔ جب آپ بارگاہِ رسالت میں آئیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یوں مودبانہ عرض کی۔ اے پیغمبرِ خدا! (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) چونکہ آپ مردوں اور عورتوں دونوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے عورتوں کی طرف سے میں ایک بات عرض خدمت کرنے آئی ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم عورتیں اپنے شوہروں کے گھروں میں رہتی ہیں۔ پردہ میں رہنا ہمارا کام ہے۔ مردوں کی خانگی اور ذاتی ضرورتوں کو ہم ادا کرتی ہیں۔ اور ہم دیکھتی ہیں کہ مرد جمعہ اور جنازہ کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ بیماروں کی عیادت اور جنازہ کی متابعت کرتے ہیں۔ حج کو جاتے ہیں جہاد ان کے لئے مخصوص ہے۔ اور جبکہ مرد ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے گھروں سے روانہ ہوتے ہیں تو ہم ان کے عیال کی نگرانی کے علاوہ مال کی حفاظت بھی کرتی ہیں۔ کیا ہم کو بھی مردوں کے ان نیک اعمال میں سے کچھ حصہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے؟"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فصیح و بلیغ اور عاقلانہ تقریر سن کر اصحابہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ اور ان سے پوچھا کہ کیا کبھی تم نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر سنی ہے؟ سب نے بالاتفاق کہا کہ حضور ہرگز نہیں سنی۔ اس کے بعد حضور نے اسماء سے فرمایا۔ اے عربیہ جا اور سب عورتوں کو کہدے۔ کہ اگر وہ اپنے شوہروں کو خوش رکھیں گی۔ تو ان کا یہ ایک عمل ان کے سب نیک اعمال کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا۔"

اگر غور کیا جائے تو شریعت [illegible] مرد و عورت کے فرائض سوائے تھوڑے تغیر کے تقریباً ایک ہی جیسے ہیں۔ البتہ دنیاوی حیثیت سے کچھ زیادہ اختلاف ہے۔ مگر یہ اختلاف واضح ہے کہ مستورات کو علم کی ضرورت سے مستغنی نہیں کرتا۔ بلکہ اور زیادہ محتاج قرار دیتا ہے۔ مثلاً عورت کے ذمہ گھر کا انتظام اور تربیتِ اولاد [illegible] ایسے اہم فرائض ہیں جو بالکل نہیں تو بہت زیادہ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ گھر کی رونق بڑھانا اور انتظام کرنا عورت ہی کا کام ہے لیکن جب وہ بیچاری جانتی ہی نہ ہوگی تو انتظام کیا کرے گی خاک؟ اسی طرح اگر کوئی عورت بے علم ہونے کی وجہ سے پوری طرح اولاد کی تربیت اور نگہداشت نہ کر سکتی ہو۔ تو مرد خواہ کتنا ہی زور مارے بچوں کو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اولاد کی زندگی کا وہ حصہ جس میں ان کی تربیت کی بنا رکھی جاتی ہے۔ ماں کی گود میں گذرتا ہے لیکن جب ماں بیچاری خود علم سے تہیدست اور عاری ہو اور نہ جانتی ہو کہ میں نے اس کو کیا سکھانا ہے اور کس طرح تربیت دینی ہے۔ تو بچہ کس طرح سیکھ سکتا ہے؟ اس کے بعد جب بچہ ماں کی گود سے نکل کر فرش پر قدم رکھتا ہے۔ تو بھی آٹھوں پہر ماں ہی کے زیرِ اثر رہتا ہے۔ باپ سے اول تو اسے واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ اور اگر پڑتا بھی ہے تو بہت کم جو اس کی عادت و اخلاق پر کچھ زیادہ اثر نہیں ڈال سکتا یہی وجہ ہے کہ اولاد کے اخلاق و اطوار کا ذمہ دار ماں ہی کو قرار دیا جاتا ہے لیکن .... آجکل اولاد کے غیر تربیت یافتہ ہونے اور گھر کا انتظام ناقص ہونے کی ذمہ داری عورتوں پر عائد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مردوں پر ہوتی ہے کیونکہ مردوں کی عدم توجہ کے باعث مستورات علم سے بے بہرہ اور جاہل رہتی ہیں۔ بدیں وجہ کہ مرد ان کے سرپرست ہیں۔ اور از روئے قرآن کریم و احادیثِ صحیحہ یہ ظاہر و ثابت ہے کہ ہر ایک شخص اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جو وہ کسی قدر اختیار رکھتا ہے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔ کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا اور راہِ راست کی ہدایت کی یا نہیں؟ پس اگر ان کے سرپرست ہی ان کی تربیت سے غافل ہیں تو کس طرح اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو تربیت دے سکیں۔ اور نہ دینے کی صورت میں قابلِ ملامت قرار دی جائیں

احباب سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم سے عورتوں کے متعلق کیا چاہتے ہیں۔ حضور نے متعدد مرتبہ اپنے خطبات و دیگر لیکچرز میں جماعت کو تعلیمِ نسواں و اصلاحِ مستورات کی طرف توجہ دلائی ہے

اگر آپ اپنی اولاد کو دیندار اور متقی بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی آئندہ نسل کو مہذب اور شائستہ بنانا چاہتے ہیں اگر آپ اپنے بچوں کو عالم [illegible] بنانے کے متمنی ہیں۔ اگر آپ کی دلی مراد اور تمنائے قلبی یہی ہے۔ کہ مولائے حضور قیامت کے روز سرخروئی حاصل کریں تو اپنی مستورات کو زیورِ علم سے مزین کریں اپنے بچوں کی ماؤں کو عالم و دیندار بنائیں۔ تا وہ تمہاری اولاد کی سب سے پہلی مگر سب سے بڑی استاد بنیں اولاد کو تمہارے لئے باعثِ راحت و تسکین بنا سکیں۔ کیونکہ بچوں کے لئے بڑی درسگاہ ان کا اپنا گھر اور بہترین معلم ان کے لئے ان کی مائیں ہوتی ہیں۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب اس بزرگ صحابی کی صحتِ کاملہ کے واسطے دعاء جاری رکھیں۔ والسلام۔ خواجہ محمد اسمٰعیل آف بمبئی کراچی۔

(۲) میری ہمشیرہ محترمہ کو مسلسل تین ماہ سے بخار آ رہا ہے۔ بخار کسی وقت بھی نہیں اترتا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعاء فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمشیرہ محترمہ کو صحت اور تندرستی دلیوے۔ والسلام

ملک بشیر احمد بدین سندھ

دعوتِ عمل

(از کیپٹن ملک خادم حسین صاحب پنشنر ربوہ)

دنیا بھر کے مذاہب میں سے اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو انسان کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی اپنے رہنماؤں کو بانئے اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے بلند معیار پر پیش نہیں کر سکتا

حضورؐ نے اپنی بعثت سے پہلے ہی کفار مکہ کے دلوں پر اپنی دیانت اور امانت کی وجہ سے ایک ایسا اعتماد قائم کر دیا تھا۔ کہ انہوں نے حضورؐ کو صدیق اور امین کا لقب دے رکھا تھا۔

حضورؐ نے پہلا سفر اپنے چچا ابو طالب کی رفاقت میں بارہ سال کی عمر میں کیا۔ یہ ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام کا سفر تھا۔ ابو طالب کی خواہش تھی۔ کہ آپ تاجر بنیں۔ کیونکہ یمن اور شام میں تو مکہ ہی سے تجارت ہوتی تھی۔ اور اس کے علاوہ بحرین اور رنجد سے بھی تجارت کا سلسلہ قائم تھا۔ تجارت میں حضورؐ نے اپنا فرض دیانتداری اور خوش اسلوبی سے سر انجام فرمایا۔ صداقت کا دامن کسی حالت میں نہ چھوڑا اور ہر ایک سے اپنا معاملہ ایسا صاف رکھا۔ کہ لوگ عش عش کر اٹھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عامہ شہرت رکھتا ہے۔ کہ رزق تجارت میں نو حصے ہے۔ اور ایک حصہ دوسرے کاموں میں ہے۔ ایک صحابی حضرت سائبؓ نامی جب اسلام سے مشرف ہوئے۔ تو لوگوں نے حضور کے سامنے ان کی تعریف کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں" سائب نے عرض کیا۔ "آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ ایک دفعہ تجارت میں میرے شریک تھے اور آپ نے ہمیشہ نہایت صاف معاملہ رکھا" یہ کارنامے ہمارے لئے اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی میں عملی طور پر ان کی پیروی کرنا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت میں اس روح کو پھر سے پھونکنے کے لئے جنوری ۱۹۵۳ء میں احمدی تجار کی کانفرنس منعقد فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں تحریر فرمایا۔

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اجتماعی کام اور نظام کے ماتحت کام میں برکت ہوتی ہے۔ بعض لوگ آپ میں سے بڑے لوگ ہیں اور اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت کے چھوٹے تاجروں سے مل کر کام کریں یہ لوگ سخت غلطی خوردہ ہیں جماعت کی طاقت خواہ وہ غریب ہو۔ افراد کی طاقت سے خواہ وہ کتنے ہی بڑے ہوں، زیادہ ہوتی ہے پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اور جماعت سے مل کر کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ہاتھ پر ہے۔

چونکہ سلسلہ کا کام نہیں کہ فیصلہ کرے کہ کونسا کام کون دوست کریں۔ اس لئے اگر کوئی دوست کسی کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو خود پیش کریں کہ فلاں کام علیحدہ یا دوسروں سے مل کر کرنے کو تیار ہیں۔ تاکہ امور عامہ ایک کام سے دلچسپی رکھنے والے مختلف احباب کو آپس میں ملا دے۔"

آیئے ہم سب مل کر کوشش کریں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی کامل پیروی کرنے کے لئے اپنے امام کی آواز پر عملی طور پر لبیک کہیں۔ اور اولادوں میں تجارت کا رجحان پیدا کر کے ان کی زندگیاں کامیاب بنائیں۔ خدام چونکہ جماعت کی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہیں۔ خاکسار ان کو بھی حضور کے ارشادات کی تعمیل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تجارت کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبار میں اعلان ہوتے رہتے ہیں آپ ان سے فائدہ اٹھائیں جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔ ثم آمین۔

اعلان دار القضاء

(مرزا مہتاب بیگ صاحب سیکرٹری)

تعاونی کمیٹی کے مقدمہ بنام سردار بیگم صاحبہ اہلیہ حفیظ اللہ خان صاحب ممبر کمیٹی مذکور منجانب عبد اللہ خان صاحب افغان نمک سٹور راولپنڈی و مرزا محمد حیات صاحب ڈھنگہ بازار سیالکوٹ بابت بقایا مبلغ ۶۰/- روپے معہ جرمانہ ۱۳۱/- روپے کا فیصلہ ہو گیا ہے مبلغ ۶۰/- روپیہ اصل بقایا و حصص کمیٹی مع مبلغ ۲/- بابت اخراجات مقدمات مشترکہ کی ڈگری بحق مدعی دیگئی ہے جرمانہ کا دعویٰ خارج کیا گیا ہے۔ میعاد اپیل و میعاد برائے درخواست منسوخی ایک ماہ مقرر کی گئی ہے۔

چونکہ سردار بیگم صاحبہ کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان اخبار ان کو مطلع کیا جاتا ہے

(ناظم دار القضاء سلسلہ احمدیہ ربوہ)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر بابت ۵۳-۱۹۵۶ء منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

(۲)

کیمل پور

بابو عبد الرحمن خان صاحب: جنرل سیکرٹری و سیکرٹری وصایا،
شیخ محمد صدیق صاحب: سیکرٹری تبلیغ و زراعت
پیر فیض احمد صاحب: سیکرٹری تعلیم و تربیت
ماسٹر عبد الرحمن صاحب: سیکرٹری مال وجائداد
ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب: سیکرٹری ضیافت۔
سید احتیاج علی صاحب زبیری: آڈیٹر

عدن

ڈاکٹر محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ
محمد سعید احمد صاحب صوفی: سیکرٹری تعلیم و تربیت
میجر محمد خان صاحب: جنرل سیکرٹری
المحترم سلطان محمد شیوطی صاحب: سیکرٹری مال
الشیخ عبد اللہ محمد شیوطی صاحب " تبلیغ و امام الصلوٰۃ
میجر عبد العزیز صاحب بشیری: آڈیٹر
" محمد خان صاحب: وائس پریذیڈنٹ

گکرائی گجرات

منشی احمد دین صاحب پریذیڈنٹ
ماسٹر عبد الرحمن صاحب ظفر وائس " وآڈیٹر محاسب
ماسٹر غلام احمد صاحب: سیکرٹری مال تعلیم و تربیت
چوہدری محمد دین صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ
ماسٹر غلام رسول صاحب محاسب

بھکر

ماسٹر نور محمد صاحب خالد پریذیڈنٹ
چوہدری احمد حسین صاحب سیکرٹری مال

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

ماسٹر فضل الدین صاحب پریذیڈنٹ
منشی محمد علی صاحب سیکرٹری تبلیغ
چوہدری عبد المومن صاحب " تعلیم و تربیت
منشی محمد شریف صاحب " مال وصایا
اللہ بخش صاحب مہاجر " امور عامہ

گوکھووال چک ۲۱ ب-چ ضلع لائلپور

چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ جنرل سیکرٹری
غلام نبی صاحب نمبردار: وائس پریذیڈنٹ
چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار: سیکرٹری تعلیم و تربیت
" عبد السمیع صاحب حسنی " مال
محمد اسمٰعیل صاحب " تبلیغ
عبد الستار صاحب " امور عامہ

امین آباد گوجرانوالہ

شیخ محمد امین صاحب } پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ } سیکرٹری تعلیم و تربیت
چوہدری محمد نذیر خان صاحب } وائس پریذیڈنٹ } سیکرٹری مال
ملک مبارک احمد خان صاحب جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری تبلیغ

پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ

چوہدری غلام حیدر صاحب پریذیڈنٹ
" محمد شہباز خان صاحب سیکرٹری تبلیغ
" عبد الحق صاحب " مال

موضع کسراں تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

منشی عبد الحمید صاحب پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ
محمد صدیق صاحب ولد منشی عبد الحمید صاحب جنرل سیکرٹری
غلام محمد صاحب ولد کالا خان صاحب: سیکرٹری مال
غلام محمد صاحب ولد حسین خان صاحب " تبلیغ
عطا محمد صاحب " تعلیم و تربیت

عالم گڑھ گجرات

میاں سخی محمد صاحب: پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ
رحمت خان صاحب سیکرٹری مال
مولوی غلام محمد صاحب " تبلیغ
کرم علی صاحب امام الصلوٰۃ

گوکھووال $\frac{276}{R.B}$ ضلع لائلپور

چوہدری محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ
" محمد دین صاحب نائب "
" بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری
مولوی صدیق احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
چوہدری عبد الخالق صاحب " مال
میاں عبد العزیز صاحب " امور عامہ
چوہدری محمد دین صاحب " امور خارجہ
" محمد صادق صاحب " وصایا
سید غلام محمد شاہ صاحب محاسب
بشیر احمد صاحب امین

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاعات

قائدین ضلع کا انتخاب

مجالس کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے لئے قائد ضلع کا انتخاب کرا کر ۱۵ مئی ۱۹۵۳ء تک مرکز میں بھجوا دیں مگر ابھی تک اس بارہ میں پوری طرح توجہ نہیں دی گئی۔ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ تمام اضلاع کے مرکزی مقام کی مجالس اپنے اپنے ضلع کے قائد کا انتخاب کرنے کے لئے فوری کارروائی کریں۔ اور جلد تر مرکزی دفتر کو اس بارہ میں مطلع کریں۔

کارگزاری کی رپورٹ

مجالس کی بیداری کی اطلاع مرکز کو صرف ان کی ماہانہ رپورٹوں کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اگر مجالس رپورٹیں ہی نہ بھجوائیں تو مرکز کو ان کے بارہ میں کیا علم ہو سکتا ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے دفتر کی طرف سے خاص کوشش کی جا رہی ہے کہ مجالس اپنی رپورٹیں بھجوائیں گو اس بارہ میں کسی حد تک کامیابی ضرور ہوئی ہے۔ مگر اسکو تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ اکثر مجالس صرف اس خیال سے نہیں بھجواتیں۔ کہ ان کے نزدیک کام زیادہ نہیں ہوا۔ یہ خیال درست نہیں۔ خود رپورٹ بھجوانے کا خیال ہی انہیں زیادہ چست اور باقاعدہ بنا سکتا ہے۔ پس رپورٹ ہر ماہ ضرور بھجوائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ آپ کی رپورٹ معین امور پر مشتمل ہو۔ جو کام بھی ہو خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ معین ہو اور رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائے

ماہ جولائی ۱۹۵۳ء کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر دس اگست تک بھجوا دیجئے۔

رسالہ خالد

رسالہ خالد خدام الاحمدیہ کا اپنا پرچہ ہے۔ جسے احمدی نوجوانوں کی تربیت کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت نہایت ضروری ہے۔ تا خدام مرکزی کاموں اور مرکزی حالات سے بروقت آگاہ ہو کر ان پر عمل پیرا ہوں ہر مجلس کے لئے ایک پرچہ کی خریداری تو لازمی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ قائدین اور خدام نے ابھی اس طرف پوری توجہ نہیں دی دو سو سے زائد مجالس ایسی ہیں جنہوں نے ابھی تک اس کا سالانہ چندہ تک ادا نہیں کیا۔ موجودہ مہنگائی کے زمانہ میں رسالہ کا چندہ ادا نہ کرنا خود اپنے لئے مشکلات پیدا کرنا ہے۔ گزشتہ دو تین نمبروں کا حجم کاغذ نہ ملنے کی وجہ سے کم کرنا پڑا تھا۔ جوں جوں کاغذ ملتا جائے گا۔ انشاءاللہ اس کی تلافی ہوتی جائے گی۔ چنانچہ تازہ پرچہ میں سولہ صفحات کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی مجالس بھی اپنے فرائض کو سمجھیں۔ جن مجالس نے ابھی تک چندہ نہیں بھجوایا۔ وہ فوری توجہ دیں۔ اور چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں۔

بعض مجالس نے وی۔ پی واپس کئے ہیں اس کا مطلب رسالہ کو مزید زیر بار کرنا ہے۔ ایسی مجالس کے نام عنقریب مجلس عاملہ مرکزیہ میں بغرض کارروائی پیش ہوں گے۔

وی۔ پی

اس مرتبہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جن مجالس کی طرف سے ابھی تک چندہ رسالہ نہیں آیا۔ انہیں وی۔ پی کئے جائیں۔ اس بارہ میں یاد رہے کہ رسالہ وی پی نہیں کیا جائے گا رسالہ تو چھپتے ہی بذریعہ ڈاک بھجوا دیا جائے گا۔ البتہ ۱۰ جولائی تک انتظار کرنے کے بعد جن کی طرف سے چندہ نہ آئے گا۔ انہیں ایک لفافہ وی پی بھجوایا جائے گا۔ جس کی وصولی ان کا فرض ہوگا۔

سالانہ اجتماع

ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ جن امور کے بارے میں مرکز میں اطلاع ضروری ہے۔ ان کے متعلق مرکز کو بروقت آگاہ کریں۔ تا انتظام میں سہولت ہو تفصیلات کے لئے دیکھیں خالد کی تازہ اشاعت کا آخری صفحہ

چندہ

گزشتہ دو تین ماہ سے مرکز میں مجالس کے چندوں کی آمد کی رفتار میں غیر معمولی کمی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے مرکزی کاموں میں بڑی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے خدام الاحمدیہ کا قیام تو اس غرض کے لئے ہوا تھا۔ کہ نوجوان جماعت کے کاموں کو باقاعدگی اور بروقت انجام دینے میں مدد دیں گے۔ مگر یہاں خود اپنے کاموں میں دیر ہو رہی ہے۔ اس کمی کو بہت جلد دور کریں . . . .

. . . . . . نہ بروقت وصول کر کے جلد تر مرکز میں بھجوائیں

رسید بکیں

مرکز میں رسید بکیں ختم ہو چکی تھیں اب دوبارہ چھپوائی گئی ہیں۔ اس لئے جن مجالس میں رسید بکیں نہیں ہیں۔ وہ اپنی ضروریات سے مرکز کو اطلاع دے کر رسید بکیں منگوالیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی مدنظر رہے کہ سابقہ رسید بکیں جو ختم ہو چکی ہیں۔ وہ واپس مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ بعض مجالس کی طرف سے کئی سال سے رسید بکیں واپس نہیں آئیں وہ نئی کتابیں تو مانگتی ہیں۔ مگر پرانی ختم شدہ کتابیں نہیں بھجواتیں پس پرانی رسید بک ختم ہوتے ہی مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔

سال رواں کا پروگرام

خالد ماہ مارچ و اپریل ۱۹۵۳ء میں سال رواں کا پروگرام شائع ہو چکا ہے جملہ مجالس کو تاکید کی گئی تھی۔ کہ اس کی روشنی میں مقامی حالات کے مطابق اپنا پروگرام بنا کر کام کریں۔ مگر معلوم ہوتا ہے مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اس بارہ میں پھر توجہ دلائی جاتی ہے

ضروری اطلاع

مجالس کی طرف سے رپورٹوں میں ہی بعض امور قابل جواب درج کر دیئے جاتے ہیں۔ جو بعض اوقات نظر انداز ہو جاتے ہیں پس مجالس رپورٹ فارم پر صرف رپورٹ ہی درج کیا کریں۔ اور قابل جواب امور علیحدہ کاغذ پر بھجوایا کریں۔ تا ان کی تعمیل ہو سکے۔

مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں مجالس فوری اطلاع دیں۔

(۱) اراکین مجلس کی تعداد

(۲) انہیں کس قسم کا لٹریچر درکار ہے۔

(۳) اگر ان کی مجلس سست ہے۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کراچی اور حیدر آباد میں زبردست آتشزدگی سے

لاکھوں روپے کا نقصان ہو گیا!

کراچی ۱۹ر جولائی :۔ کل رات ٹرسٹ میچ فیکٹری میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ کے ہولناک شعلوں سے تقریباً سات سو آدمی تین گھنٹوں تک لڑتے رہے۔ تین گھنٹوں کی مسلسل تگ و دو کے بعد جب آگ پر قابو پا لیا گیا۔ تو اس وقت میچ فیکٹری میں چاروں طرف ٹخنوں ٹخنوں پانی تھا۔ اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا تھا۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ سب سے پہلے آگ اس جگہ بھڑک اٹھی۔ جہاں تیلی پر مسالہ لگایا جاتا ہے۔ جیسے ہی آگ لگی۔ فیکٹری میں کام کرنے والے مزدور باہر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور اس جد و جہد اور آگ و دھوئیں کے بادلوں میں پھنس کر بارہ آدمی بیہوش ہو گئے۔ آج صبح حیدر آباد شہر میں بھی ایک سینما ھو اور ایک بڑے گودام میں آگ لگ گئی۔ جس میں ۶ لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا۔ گودام میں متروکہ اشیا رکھی ہوئی تھیں میونسپل فائر بریگیڈ کو آگ پر قابو پانے میں پورے دس گھنٹے لگے گودام کی عمارت پہلے ٹاؤن ہال کے طور پر استعمال ہوتی تھی لیکن بعد میں اس کو متروکہ املاک کا گودام بنا دیا گیا تھا۔ اس آتشزدگی کے اسباب ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔ لیکن خیال ہے کہ آگ گودام کے اندر لگی۔ گودام کو جمعہ کے دن کھولا گیا تھا۔ اور اس میں سے کچھ متروکہ املاک کا نیلام کیا گیا تھا اس کے بعد گودام میں پھر تالا لگا دیا گیا تھا سینما اور گودام شہر کے گنجان علاقہ میں ایک دوسرے کے برابر واقع ہیں۔

وزیر اعظم نیپال نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۹ر جولائی: نیپال کے وزیر اعظم مسٹر ایم پی کوائرلا بھارتی حکومت کی دعوت پر تین دن کے دورے پر یہاں پہنچے۔ ہوائی میدان پر انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ ان کی آمد کا مقصد سیاسی اور اقتصادی معاملات پر تبادلہ خیالات کرنا ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ ان کے ملک کی سیاسی حالت "نہ اچھی ہے نہ خراب"۔ انہوں نے ان خبروں کی تصدیق کی کہ مغربی نیپال میں ہنگامے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ کھٹمنڈو سے مغربی نیپال کا راستہ چونکہ خراب ہے۔ اس لئے فوج کو بروقت مغربی نیپال بھیجنے کیلئے بھارتی حکومت سے اس بات کی اجازت لی گئی تھی کہ نیپالی فوج کو بھارتی سرحد کے اندر سے گزرنے دیا جائے۔ وزیر اعظم نیپال نے کہا۔ کہ نیپال میں عام انتخابات جتنی جلد ممکن ہوا کرائے جائیں گے۔ لیکن بہت قریبی تاریخ میں نہیں ہو سکیں گے۔ وزیر اعظم نیپال آج پنڈت جواہر لال سے ملاقات کریں گے۔ جو کہ آج الہ آباد سے یہاں پہنچیں گے۔

بھارتی فوج باغیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے نیپال میں داخل ہوگئی

لکھنؤ ۱۹ جولائی:۔ حکومت یو۔پی کی مسلح کانسٹیبلری کل مغربی نیپال میں داخل ہوگئی۔ یہ فوج نیپالی فوج کے ساتھ مل کر سرحدی علاقے میں باغیوں کا مقابلہ کرے گی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ یہ بغاوت کمیونسٹوں نے کرائی ہے۔ بھارتی کانسٹیبلری کے دستے دھنگڑھی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ دھنگڑھی کے نو ہزار افراد کمیونسٹوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹ باغی بھیم دت نیپال کی سرحد میں بچولے کے مقام پر تیاریاں کر رہے ہیں۔ جہاں سے وہ دھنگڑھی پر قبضہ کرنے کے لئے آخری حملہ کریں گے۔ بھارتی فوج کو نیپال بھیجنے کا فیصلہ حال ہی میں نیپال اور یو۔پی کے اعلیٰ فوجی اور شہری افسروں کی ایک کانفرنس میں کیا گیا تھا۔

سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ مغربی نیپال میں جس کی سرحد یو۔پی سے ملتی ہے کمیونسٹوں کی شروع کی ہوئی بغاوت نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور اگر حالات پر جلد قابو نہ پایا گیا تو دوسرے علاقوں میں بھی بغاوت پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ ان حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نیپال نے بھارتی حکومت سے خواہش کی ہے کہ مغربی نیپال میں بغاوت کی روک تھام کے لئے کھٹمنڈو سے نیپالی فوج کو بھارتی سرحد کے اندر سے ہوکر گزرنے کی اجازت دی جائے۔ اعلیٰ فوجی افسران نے یو۔پی کے وزیر داخلہ سے حال ہی میں ملاقات کی۔ اور انہوں نے بغاوت کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا۔ حکومت نیپال نے بھارتی حکومت سے سرحدی اضلاع کے نظم کو سنبھالنے کے لئے آدھے درجن بھارتی افسران کی خدمات حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ حکومت یو۔پی نے سرحدی اضلاع میں مضبوط چوکیاں قائم کر دی ہیں۔

نیپالی سفیر مقیم دہلی جنرل بجے شمشیر جنگ بہادر رانا نے یہاں بتایا کہ مغربی نیپال میں دھن گڑھی کے قریب نیپالی اور بھارتی پولیس نے مشترکہ کارروائی سے دو باغی لیڈروں کو ہلاک کر دیا۔ اور ۴۲ کو گرفتار کر لیا۔ بھیم دت نامی ایک شخص کی سرکردگی میں جو پہلے قید تھا۔ اور اب بھاگ نکلا ہے۔ ایک مسلح گروہ نے نیپال کے اس علاقہ میں لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

اسرائیل کے خلاف سلامتی کونسل میں عربوں کی شکایت

دمشق ۲۰ جولائی:۔ تمام عرب ممالک اسرائیل کے اپنے وزارت خارجہ کے دفاتر یروشلم میں منتقل کر رہے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ عرب ممالک کی حکومتیں اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کریں گی۔ عربوں کا بیان ہے کہ تمام عرب ممالک اسرائیل کا یہ اقدام متارکۂ جنگ کے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔

مشرقی جرمنی کے ایک وزیر کو سخت تنبیہ

برلن ۲۰ جولائی:۔ مشرقی جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کے سرکاری اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ مشرقی جرمنی کے ٹرانسپورٹ اور زرعی مشینوں کے وزیر ہونڈ وینبیرگر کو دشمن کے ایجنٹوں سے تعلق رکھنے پر سرکاری طور پر سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ اخبار کی اطلاع کے مطابق وینبیرگر نے مشرقی جرمنی کے ہنگاموں کے دن ایک ایسے آدمی کے ساتھ رات گذاری جس کو حال ہی میں پارٹی سے نکالا گیا تھا۔

ہالینڈ کے وزیر خارجہ کی ظفر اللہ خان سے ملاقات

کراچی ۱۹ جولائی:۔ ہالینڈ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر لنس نے آج پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے دوسری طویل ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد انہوں نے بتایا کہ پاکستانی وزیر خارجہ سے انہوں نے عالمی مسائل پر جن میں مسئلہ کوریا۔ روس کے متعلق عام پالیسی مشرق وسطیٰ کی حالت اور پاکستان و ہالینڈ کے باہمی تعلقات شامل تھے گفتگو کی۔

نیروبی میں افریقی بستیوں پر فوج اور پولیس کے چھاپے

نیروبی ۱۹ جولائی:۔ پولیس اور فوج نے آج بھی کیکو قبائل کے افراد کی اور نیروبی کی افریقی بستیوں کی چھان بین اور تلاشی جاری رکھی۔ آج طلوع آفتاب سے پہلے پولیس اور فوج نے شہر سے دو میل دور ایک افریقی بستی پر چھاپہ مارا اور ایک ایک گھر کی تلاشی لی۔ فوج کے دستوں نے جنگلوں پر چھاپے مارے۔ کل کے چھاپوں کے بعد ۱۲۲ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اب تک تقریباً ۱۲ ہزار افریقی مردوں اور عورتوں اور بچوں کی تلاشی لی جا چکی ہے۔ پولیس نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان تلاشیوں میں آتشیں اسلحہ کے ذخیروں کا پتہ نہیں چلایا جا سکا۔

جمہوریہ آذربائیجان کے وزیراعظم کو برطرف کر دیا گیا!

لندن ۲۰ جولائی:۔ ماسکو ریڈیو اور تاس نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ آذربائیجان کے وزیراعظم میر جعفر عباس کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ روس کے .... وزیر داخلہ بیریا کی برطرفی اور گرفتاری کے بعد روس کی جمہوریتوں میں وزراء اور رفیقوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ روس میں ہر اس شخص کو برطرف کیا جا رہا ہے جو بیریا کا حامی تھا۔ میر جعفر عباس روس کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ایک متبادل ممبر تھے۔ اور آذربائیجان کی مرکزی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ تھے۔ ان کی برطرفی کا اعلان آذربائیجان کی کمیونسٹ پارٹی کے ایک جلسے میں کیا گیا۔ ان پر آمرانہ ذہنیت رکھنے اور پارٹی کے دوسرے ممبروں کے حقوق پر چھاپہ مارنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ان پر بھی یہ الزام ہے کہ وہ بین الاقوامی استعمار پرست مسٹر بیریا کے حامی تھے۔ تاس نے اطلاع دی ہے۔ کہ میر جعفر عباس کو برطرف کرنے کا فیصلہ کئی روز پہلے کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ باکو اور آذربائیجان کی کمیونسٹ پارٹیوں کے ایک مشترکہ جلسے میں کیا گیا۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری پیٹر پاسپلوف بھی اس جلسہ میں موجود تھے۔ اسی جلسہ میں کہا گیا۔ کہ میر جعفر عباس نے اہم مسائل پر پارٹی کے دوسرے ممبروں سے مشورہ لئے بغیر فیصلے کر دیئے تھے اور اپنے فیصلوں پر کسی نکتہ چینی برداشت نہ کرتے تھے۔ میر جعفر عباس ایران کی ہمسایہ ریاست آذربائیجان کے "مرد آہنی" کہلاتے تھے اور ان کا شمار روس کے چوٹی کے سرکردہ لیڈروں میں ہوتا تھا۔ سٹالن کی موت کے بعد گذشتہ مارچ میں انہیں آذربائیجان کا وزیراعظم مقرر کیا گیا تھا۔ بیریا کی برطرفی کے بعد یوکرائن، ملتوانیا اور جورجیا کے وزراء داخلہ کو بھی برطرف کیا جا چکا ہے۔ روس میں یہ برطرفیاں اور گرفتاریاں ایک خاص مقصد کے تحت ہو رہی ہیں۔ غیر پسندیدہ عناصر کی جگہ ایسے لوگ سامنے لائے جا رہے ہیں جو صرف مالنکوف کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔

برما میں باغیوں کا سرکاری کشتیوں پر حملہ

رنگون ۲۰ جولائی:۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ رنگون سے تقریباً دو سو میل دور دریائے سلوین میں کیرن باغیوں نے سرکار دو آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ باغی کشتی پر چڑھ آئے۔ اور انہوں نے فوجیوں پر جو رخصت پر اپنے گھر واپس لوٹ رہے تھے گولیاں چلائیں اور ہلاک ہونے والوں کو دریا میں پھینک دیا۔ ایک حاملہ عورت پر بھی حملہ کیا گیا اور اسے زخمی کر کے دریا میں ڈال دیا۔ باغیوں نے مسافروں کا تمام سامان لوٹ لیا۔ حکومت کی بحری فوج کے پہنچنے سے پہلے باغی فرار ہو گئے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان ہوائی راستہ

شملہ ۲۰ جولائی:۔ حکومت ہند نے مشرقی پنجاب کی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ پاکستان سے براہ راست ہوائی داخلہ کے لئے جودھپور کو اڈہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ پارٹیشن کانفرنس کے معاہدہ کے مطابق کیا گیا۔

واگہ کے راستے سے آمد و رفت شروع ہو گئی

امرتسر ۱۹ جولائی:۔ کل شام واگہ اٹاری کی سرحد مسافروں کے لئے کھول دی گئی اور دو سال بعد پہلی بار سات پاکستانی باشندے جن میں دو عورتیں اور دو بچے بھی شامل تھے اور ۱۱ ہندوستانی مسلمان جن میں دو عورتیں اور ایک بچہ تھا۔ اس راستہ سے گزرے۔ یہ یہاں جمعہ کے دن سے انتظار کر رہے تھے ان کے پاس باقاعدہ پاسپورٹ تھے۔ یہ راستہ سال دو سال سے پاکستانیوں اور بھارتیوں کے لئے بند تھا۔ مگر غیر ملکی اس راستے سے آجا سکتے تھے۔

زکوٰۃ کا دینا مال میں برکت کا موجب ہے

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم بقیہ ص ۳

جس کی ترقی نے لوگوں کی نگاہوں کو خیرہ کردیا تھا۔ مگر الٰہی مشیت کے ماتحت آج اس کی آواز بے رس اور اس کے الفاظ بے اثر ہو چکے تھے۔ وہ آواز جو شکاگو کے بڑے بڑے آڈیٹوریموں میں کامیابی کے ساتھ گونجتی رہی۔ آج ڈوئی کی اپنی شکست کی آواز بن چکی تھی۔ ڈوئی کا ایک مورخ آرتھر نیوکو ڈوئی کی اس شام کی آواز کو "بیل کی ڈکار" سے تشبیہ دیتا ہے (صفحہ ۲۵۴)

کیا یہ وہی الفاظ ہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے ایک اور بدباطن دشمن لیکھرام کے متعلق الہام ہوئے تھے۔ کہ

عجل جسد لہ خوار

ڈوئی اور لیکھرام کی یہ مماثلت اہل نظر کے لئے یقیناً ایک عجیب روحانی معنی رکھتی ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ڈوئی ابھی چند منٹ بھی بولنے نہ پایا تھا۔ کہ لوگوں نے جلسہ سے باہر نکلنا شروع کیا۔ ڈوئی چلایا کہ "بیٹھ جاؤ" اور اس نے اپنے گارڈوں کو حکم دیا۔ کہ میڈیسن سکوائر گارڈن کے دروازے بند کردیں۔ تاکہ کوئی بھی باہر نہ جا سکے۔ مگر ان دروازوں پر اس وقت ہزاروں کے گروہ باہر جانے کے لئے بے تاب کھڑے تھے۔ اس سیلاب کے سامنے ڈوئی کے گارڈ نہ ٹھیر سکے۔ ڈوئی کے سحر کا تاروپود اس کی آنکھوں کے سامنے بکھر رہا تھا۔ نیویارک جانے سے پہلے ڈوئی نے یہ امید ظاہر کی تھی۔ کہ اس پندرہ روزہ اجتماع پر قریباً ایک لاکھ نفوس اس کے مریدوں کے گروہ میں شامل ہو جائیں گے۔ (شکاگو ایگزامینر ۱۴ر اکتوبر ۱۹۰۳ء) مگر اب تو پہلے کے مریدوں کو سنبھالنا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ دوسرے دن کے اخباروں نے ڈوئی کی اچانک ناکامی کو جلی عنوانوں کے ساتھ شائع کیا۔ نیویارک امریکن (۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۳ء) نے لکھا:۔

"نیویارک ایلیاہ کے لئے واٹرلو کا میدان بن گیا۔" "اسکی صلیبی جنگ ناکام ہو گئی۔" "سہ پہر کی میٹنگ میں بدنظمی" "جلسہ میں لوگوں کے باہر نکلنے کی کوششوں کی وجہ سے معاملہ بگڑ گیا۔"

اسی تاریخ کے نیویارک ورلڈ نے اس خبر کو مندرجہ ذیل سرخیوں کے ساتھ بیان کیا:۔ "گنہگاروں کے لشکروں نے صیحونی گارڈوں کی صفوں کو توڑ دیا۔" "تین ہزار لوگوں نے کچھ دیر تک ڈوئی کی تقریر سنی۔ پھر اس کے غصہ بھرے حکموں کے باوجود گارڈوں سے باہر نکل آئے۔"

مشہور اخبار نیویارک ٹائمز نے اس روز یہ خبر اس طرح سے شائع کی:۔

"جم غفیر نے ایلیاہ سے پیٹھ موڑ لی" "گارڈوں کی کوشش کے باوجود گارڈوں کے نصف سامعین نے جلسہ گاہ خالی کردی۔" "درخواستوں اور طاقت کا استعمال ان لوگوں پر بالکل بے اثر رہا۔ جنہوں نے ڈوئی کی تعلیمات کے سننے سے انکار کردیا۔"

یہ خبریں ایسی نہ تھیں۔ کہ ڈوئی کی ہمت نہ ٹوٹ جاتی۔ چند دن تک ڈوئی نے گرتی ہوئی عمارت کو سنبھالنے کی اور کوشش کی مگر کہاں۔ ۲۱ر اکتوبر کو نیویارک ورلڈ نے لکھا۔ کہ زائن کا لشکر تھک گیا ہے۔ ۲۴ر اکتوبر کو اس نے رپورٹ کی۔ کہ صیحونیوں کی بھری ہوئی ٹرینیں آج واپس صیحون جا رہی ہیں۔ ڈوئی نے بہتیری منت کی۔ کہ دو ہفتے تک لوگ ٹھیریں۔ مگر جانے والوں نے ایک نہ مانی۔ اور ۲۹ر اکتوبر کو تو اس نے اچانک میٹنگوں کا یہ سلسلہ ہی بند کر دینے کا اعلان کردیا۔ (نیویارک ٹیلیگرام) آخری ہفتہ کی میٹنگیں بجائے میڈیسن سکوائر گارڈن کے نسبتاً چھوٹے سے کارنیگی ہال میں منعقد کی گئیں۔ اسی ہفتے میں مسز ڈوئی اپنے لڑکے سمیت پیرس روانہ ہو گئیں۔ اور مسٹر ڈوئی با حسرت و یاس پرائیویٹ ڈبے میں ناکامی کے داغ کے ساتھ صیحون کو واپس ہوا۔ یہ ناکامی کا دھکا اس کے لئے بہت زبردست دھکا تھا۔ مگر اس نے خدا تعالیٰ کے غضب کے ساتھ ٹکر لی تھی۔ اس لئے یہ آخری دھکا نہ تھا۔ بلکہ محض اس کے دکھ دہ انجام کا خوفناک آغاز!

(باقی)

کلکتہ کی ٹرام وے کمپنی کے کرایہ میں زیادتی کو ملتوی کردیا

کلکتہ ۲۰ر جولائی۔ کلکتہ کی برطانوی ٹرام وے کمپنی کے دوسرے درجہ کا کرایہ بڑھانے کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کردیا گیا ہے۔ اسی پر آج کل کلکتہ میں زبردست فسادات ہو رہے ہیں۔ جب تک ٹریبونل اپنا فیصلہ نہ دے دے۔ کمپنی نے کرایہ میں زیادتی کو ملتوی کردیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ کل کلکتہ میں نسبتاً امن رہا۔

پاکستان ترقیاتی منصوبوں کیلئے عالمی بنک سے نیا قرضہ لے گا!

کراچی ۲۰ر جولائی:۔ پاکستان اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے عالمی بنک سے تازہ قرضہ لینے کے لئے اس ہفتے کراچی میں عالمی بنک کے نمائندوں سے بات چیت شروع کردے گا۔ اس مقصد کے لئے عالمی بنک کے دو ممبر کراچی پہنچ چکے ہیں۔ موفد کے لیڈر آج رات کراچی پہنچنے والے ہیں۔ سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق وفد کے ایک ماہ تک پاکستان کے قیام کے دوران میں تمام ضروری سکیمیں اس کے سامنے رکھی جائیں گی۔ وفد ان ترقیاتی سکیموں کا مطالعہ کرنے کے بعد پاکستان کی ضرورتوں کا جائزہ لے گا۔ اور اس کے بعد عالمی بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کو قرضہ کے متعلق اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان کو اپنی بڑی بڑی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے اور اس طرح ملک کے باشندوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے فوری طور پر کم از کم پانچ کروڑ ڈالر کی ضرورت ہے۔

کمیونسٹ کوریا کے صلح نامہ پر دستخط کرنے پر رضامند ہو گئے

پن من جوم ۲۰ر جولائی:۔ کمیونسٹوں نے اتحادیوں سے کوریا میں صلح نامہ پر دستخط کرنے کے لئے بات چیت کرنے کی درخواست کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے اقوام متحدہ سے بعض باتوں کی وضاحت طلب کی ہے۔ جن میں جنوبی کوریا کی طرف سے ان بھارتی فوجوں کا مقابلہ کرنے کا سوال بھی شامل ہے۔ جو جنگی قیدیوں کی نگرانی کرنے کے لئے کوریا میں داخل ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ جنوبی کوریا نے بھارتی فوجوں کا مقابلہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اس لئے صلح سے پہلے اس سوال کا تصفیہ ہو جانا چاہیئے۔ کہ کن علاقوں میں فوجیوں کو رکھا جائے گا۔ کمیونسٹوں نے کہا ہے۔ کہ اس سوال کو صلح کمشن پر نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ ادھر جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری کے ایک قریبی آدمی نے رائٹر کو بتایا کہ ڈاکٹر ری بھارتی۔ پولش اور چیکوسلواکیہ کے نمائندوں کو جنوبی کوریا میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا۔ کہ امریکہ نے ڈاکٹر ری کو یقین دلایا تھا۔ کہ متذکرہ بالا تین ملکوں کے نمائندوں کو نگرانی کرنے والے کمیشن میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

سٹرلنگ کے بقایا کیلئے عراق اور برطانیہ کی بات چیت

لندن ۲۰ر جولائی:۔ پچھلے دنوں عراق اور برطانیہ میں سٹرلنگ کے بقایا کی ادائیگی کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے بارے میں بات چیت کرنے کیلئے عراق کا ایک وفد لندن گیا ہے۔ معاہدہ میں طے پایا تھا۔ کہ برطانیہ عراق کو سٹرلنگ کا بقایا ادا کرے گا۔ اور عراق کی ضرورتوں کے مطابق اسے ڈالر بھی

جاپان میں آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑا

ٹوکیو ۲۰ر جولائی:۔ جاپان کے انتہائی جنوبی علاقہ میں ماؤنٹ آسو کا آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑا۔ اور چار منٹ تک لاوا اگلتا رہا۔ ابھی تک نقصان جان و مال کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن خیال ہے۔ کہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا ہوگا۔ کیونکہ شدید بارش کی وجہ سے پہاڑ پر کوئی شخص موجود نہ ہوگا۔ اس سال اپریل کی ۲۷ تاریخ کو اسی پہاڑ کے پھٹ جانے سے ۱۰ آدمی ہلاک اور سو کے قریب آدمی زخمی ہو گئے تھے۔

انڈونیشی مشومی پارٹی کے لیڈر کابینہ بنانے میں ناکام ہو گئے!

جکارتہ ۲۰ر جولائی:۔ انڈونیشیا کی مشومی پارٹی کے لیڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کابینہ بنانے کی کوشش میں ناکام ہو گئے ہیں۔ مشومی پارٹی انڈونیشیا کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی ہے۔ ڈاکٹر برہان الدین چوتھے آدمی تھے۔ جنہیں انڈونیشی کابینہ کے چھیالیس روزہ تعطل کو دور کرنے کی خاطر کابینہ بنانے کے لئے کہا گیا تھا۔ انہوں نے صدر سوکارنو کو بتایا۔ کہ وہ انڈونیشیا کی دوسری بڑی پارٹی نیشنلسٹ پارٹی سے سمجھوتہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ سمجھوتہ کی ناکامی کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ مشومی پارٹی نے نیشنلسٹ پارٹی کی مجوزہ زرعی اصلاحات کا منصوبہ نامنظور کر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے نیشنلسٹ پارٹی کا یہ مطالبہ بھی مسترد کر دیا کہ ملک کے تیل کے چشموں کو قومی ملکیت بنا لیا جائے۔ ماسکو میں سفارتخانہ کھولا جائے اور جاپان کے ساتھ سان فرانسسکو کے معاہدہ صلح کو منسوخ کر دیا جائے۔ ۱۹۴۹ء کے بعد جبکہ انڈونیشیا نے آزادی حاصل کی تھی یہ چوتھا وزارتی تعطل ہے۔